گناہوں کی نحوست

مع

رمضان میں گناہ کرنے کی سزائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

تین بدبخت

حضرتِ سَیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے، تاجدارِ مدینہ منوّرہ، سلطانِ مکّہ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے، ''جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اور اسکے روزے نہ رکھے وہ شخص شَقی (یعنی بد بخت) ہے۔ جس نے اپنے والدین یا کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچھّا سُلوک نہ کیا وہ بھی شَقی (یعنی بد بخت) ہے اور جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا وہ بھی شَقی (یعنی بد بخت) ہے''۔ (مَجمعُ الزّوائد ج۳ ص۳۴۰ حدیث ۴۷۷۳)

انہیں کس کے دُرُود کی پروا
بھیجے جب ان کا کِردگار دُرُود
ہے کرم ہی کرم کہ سُنتے ہیں
آپ خُوش ہو کہ بار بار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص: ۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ** (تَرْجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً** یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا

❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منْع کروں گا ❀اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا❀قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بیانِ جنَّت نِشان:

حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ" محبوبِ رَحْمٰن، سرورِ ذیشان، رَحمتِ عالمیان، مَکّی مَدَنی سُلْطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ماہِ شَعْبان کے آخِری دن بیان فرمایا: "اے لوگو! تمہارے پاس عظمت والا، بَرَکت والا مہینہ آیا، وہ مہینہ جس میں ایک رات (ایسی بھی ہے جو) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اِس (ماہِ مُبارَک) کے روزے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے فَرض کیے اور اِس کی رات میں قِیام تَطَوُّع (یعنی سُنَّت) ہے، جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فَرض اَدا کیا اور اس میں جس نے فَرض اَدا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں ستّر (70) فَرض اَدا کیے۔ یہ مہینہ صَبْر کا ہے اور صَبْر کا ثواب جَنَّت ہے اور یہ مہینہ مُوَاسات (یعنی غمخواری اور بَھلائی) کا ہے اور اس مہینے میں مُومِن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اِس میں روزہ دار کو اِفْطار کرائے، اُس کے گُناہوں کے لئے مَغْفِرت ہے اور اُس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی اور اِس اِفْطار کرانے والے کو وَیسا ہی ثواب مِلے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا۔ بغیر اِس کے کہ اُس کے اَجْر میں کچھ کمی ہو۔ "ہم نے عرض کی، یا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم میں سے ہر شَخْص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفْطار کروائے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

اِرْشاد فرمایا: اللہ تَعالٰی یہ ثواب (تَو) اُس (شَخص) کو دے گا جو ایک گھونٹ دُودھ یا ایک کھجور یا ایک گُھونٹ پانی سے روزہ اِفطار کروائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کِھلایا، اُس کو اللہ تعالٰی میرے حَوض سے پِلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ یہاں تک کہ جَنّت میں داخِل ہو جائے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اِس کا اَوّل (یعنی اِبتِدائی دس دن) رَحْمت ہے اور اِس کا اَوْسَط (یعنی دَرْمیانی دس دن) مَغْفِرت ہے اور آخِر (یعنی آخِری دس دن) جہنَّم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غُلام پر اِس مہینے میں تَخفِیف کرے (یعنی کام کم لے) اللہ تَعالٰی اُسے بخش دے گا اور جہنَّم سے آزاد فرمادے گا، اِس مہینے میں چار (4) باتوں کی کَثْرت کرو۔ ان میں سے دو ایسی ہیں جن کے ذَرِیْعے تم اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کروگے اور بقِیّہ دو سے تمہیں بے نِیازی نہیں۔ پس وہ دو باتیں جن کے ذَرِیعے تم اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کروگے وہ یہ ہیں: (۱) لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ کی گواہی دینا (۲) اِستِغفَار کرنا۔ جبکہ وہ دو باتیں جن سے تمہیں غَنا (بے نیازی) نہیں وہ یہ ہیں: (۱) اللہ تَعالٰی سے جَنّت طَلَب کرنا (۲) جہنَّم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طَلَب کرنا۔" (صحیح ابنِ خُزیمہ، ج۳، ص:۱۹۱، حدیث:۱۸۸۷، فیضانِ سنت، ص:۸۵۷)

اَبرِ رَحْمت چھا گیا ہے اور سَماں ہے نُور نُور	فَضْلِ رَبّ سے مَغْفِرت کا ہو گیا سامان ہے
ہر گھڑی رَحْمت بھری ہے ہر طرف ہیں بَرَکتیں	ماہِ رَمَضاں رحمتوں اور بَرَکتوں کی کان ہے

(وسائلِ بخشش، ص۷۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری خُوش نصیبی کہ ایک بار پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں رَمَضانُ الْمُبارَک کا مہینا دیکھنا نصیب فرمایا، اس ماہِ مُبارَک کی جَلوہ گری تَو کیا ہوتی ہے، اللہ تعالٰی کے فَضْل و کرم سے رَحْمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور خُوب مَغفِرت کے پَروانے تقسیم ہوتے ہیں، لہٰذا ہمیں اس کی آمد پر خُوب خُوشی کا اِظْہار کرنا چاہیے اور اس کے اِسْتِقبال کے لئے پہلے سے تیاری کرنی چاہیے، ابھی جو حدیثِ پاک آپ کے سامنے بیان کی گئی، اس سے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك کی رَحْمتوں، بَرَکتوں اور عظمتوں کا خُوب خُوب اَندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ اس ماہِ مُبارَک میں نَفْلی عِبادَت کا

ثواب فَرض کے برابر اور فَرض کا ثواب سَتّر(70) فرض کے برابر کر دیا جاتا ہے اور اسی طرح اس مہینے میں روزہ اِفْطار کروانے والوں کی مَغْفِرت بھی کر دی جاتی ہے اور مُومن کا رِزْق بھی بڑھا دیا جاتا ہے ،اس کے علاوہ اور بے شُمار رحمتیں اور بَرکتیں اس مُبارَک مہینے میں حاصل ہوتی ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اس مُقدَّس مہینے میں خُوب دِل کھول کر صَدَقہ و خَیْرات کیا کریں اور زِیادہ سے زِیادہ عبادات بجالائیں، خُصُوصاً کلِمہ شریف زِیادہ تعداد میں پڑھ کر اور بار بار اِسْتِغفار یعنی خُوب توبہ کے ذَرِیعے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی سَعی کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے جَنَّت میں داخِلہ اور جہنَّم سے پناہ کی بَہُت زِیادہ اِلْتِجائیں کرنی چاہئیں۔ کاش! ہم گُنہگاروں کو بطُفیلِ ماہِ رَمَضان، سَرورِ کَون ومَکان، مَکّی مَدَنی سُلطان، رَحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے جہنَّم سے رِہائی کا پَروانہ مِل جائے۔ امامِ اہلسُنَّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بار گاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کرتے ہیں:

تمنّا ہے فرمایئے روزِ محشر
یہ تیری رِہائی کی چِٹھی ملی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۸)(فیضانِ سنت، ص:۸۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسْلافِ کرام (رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام) کا یہ مُبارَک مَعْمول تھا کہ جب رَمَضانُ الْمُبارَک کا پیارا سا مہینا تشریف لاتا تو اس کے اِسْتِقْبال کے لئے خُوب دُھوم دَھام سے تیاری کرتے اور اس کی آمد سے خُوش ہوا کرتے تھے، کیونکہ یہ وہ مُبارَک مہینہ ہے کہ اس کے اِسْتقبال کی تیاری صِرْف ہم ہی نہیں کرتے بلکہ رَمَضانُ الْمبارَک کے اِسْتِقبال کیلئے تو سارا سال جنّت کو بھی سَجایا جاتا ہے۔ چُنانچہ حضرت سَیِدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلْب وسینہ ،فیضِ گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے ،"بے شک جنّت اِبْتِدائی سال سے آئندہ سال تک رَمَضانُ الْمُبارَک کے لئے سَجائی جاتی ہے اور فرمایا رَمَضان

شریف کے پہلے دِن جنّت کے دَرَختوں کے نیچے سے بڑی بڑی آنکھوں والی حُوروں پر ہَوا چلتی ہے اور وہ عَرض کرتی ہیں، "اے پَرْوَرْدگار! عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تواُن کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔

(شُعَبُ الایمان ج۳ص ۳۱۲حدیث ۳۶۳۳، فیضانِ سنت، ص:۸۶۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان کے فَیضان کے تو کیا کہنے! اِس کی تو ہر گھڑی رَحْمت بھری ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی اس ماہِ مُبارَک میں نماز، روزہ، تِلاوتِ قرآنِ مجید، ذِکْرو اَذْکار اور دیگر عبادات کے لئے کمر بَسْتہ ہو جانا چاہیے کہ اِس مہینے میں اَجْر و ثَواب بہُت ہی بڑھ جاتا ہے، چُنانچہ اس ضِمن میں ایک اور ایمان اَفْروز حدیثِ پاک سُنْتے ہیں تاکہ ہمارے دِل میں اس ماہِ مُقدَّس کی اَہمیَّت مزید اُجاگر ہو اور یہ بھی معلوم ہو کہ اس مہینے میں عبادات و رِیاضات پر کس قَدر اِنْعامات واکرامات کی بارش ہوتی ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو سَعِید خُدْرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، "جب رَمَضان کی پہلی رات آتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخری رات تک ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور جو بندہ اس مہینے کی کسی رات میں نَماز پڑھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ہر سجدے کے عِوَض پندرہ سو (1500) نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لئے جنَّت میں سُرخ یاقُوت کا ایک گھر بنا دیا جاتا ہے جس کے ساٹھ ہزار (60,000) دروازے ہوتے ہیں اور ہر دروازے پر سونے کی مُلَمَّع کاری ہو گی اور اس پر سُرخ یاقُوت جَڑے ہوں گے، جب بندہ رَمَضان کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے پچھلے رَمَضان کے پہلے دن کے روزے تک کے گُناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے روزانہ سَتّر ہزار (70,000) فرشتے فجر کی نَماز سے غُروبِ آفتاب تک اِسْتِغْفار کرتے ہیں اور اسے رَمَضان کے ہر دن اور ہر رات میں سجدہ کرنے پر جنَّت میں ایک ایسا درخت عَطا کیا جاتا ہے جس کے سایہ میں کوئی سوار پانچ سو

(500) سال تک چلتا رہے۔

"(شعب الایمان، فضائل شہر رمضان، باب فی الصیام، رقم ۳۶۳۵، ج۳، ص ۳۱۴)

بھائیو! بہنو! گُناہوں سے سبھی تَوبہ کرو
خُلد کے دَر کھل گئے ہیں داخلہ آسان ہے

(وسائلِ بخشش، ۷۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی کیسی کیسی بَرَکتیں ہیں بلکہ یہ مہینا خُود ہی سَراپا بَرَکت ہے کہ رَمَضان کی پہلی رات آنے پر آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخری رات تک ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا، توجب پہلی رات پر اس قَدر اِنْعامات واِکْرامات کی نَویدیں (یعنی خوشخبریاں) ہیں تو پھر پُورے مہینے کی رَحْمتوں، فضیلتوں اور بَرَکتوں کا اَندازہ کون کرسکتا ہے اور چُونکہ اس ماہ میں شَیاطین کو قَید کر دیا جاتا ہے اس لئے نیکیاں کرنا اور بھی زِیادہ آسان ہو جاتا ہے، لیکن اگر پھر بھی کوئی نیکیاں نہ کرے اور عِبادت میں سُستی کرے تو یہ بہت ہی زِیادہ اَفسوس کی بات ہے، اس لئے ہمیں چاہیے کہ اس مہینے کی قَدر کریں، خُود بھی نیکیاں کریں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیں کہ اس جیسا مُبارَک مہینہ کوئی اور نہیں چُنانچہ اس مہینے کے حوالے سے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے **"فیضانِ رَمَضان"** میں جو خُصُوصیات بیان فرمائی ہیں، آیئے! ان میں سے چند سُنتے ہیں، چُنانچہ

مہینوں میں صِرف ماہِ رَمَضان کا نام قُرآن شریف میں لیا گیا۔ عورتوں میں صِرف بی بی مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام قُرآن میں آیا۔ صَحابہ میں صِرف حضرت سَیِّدُنا زَید اِبنِ حارِثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام قُرآن میں لیا گیا، جس سے ان تینوں کی عَظمت معلوم ہوئی۔ رَمَضان شریف میں اِفطار اور سَحَری

کے وَقت دُعا قَبول ہوتی ہے۔یعنی اِفطار کرتے وَقت اور سَحَری کھا کر، یہ مرتبہ کسی اور مہینے کو حاصِل نہیں۔رَمَضان میں 5 حُروف ہیں ر، م، ض، ا، ن۔ ر سے مُراد ''رَحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ''، میم سے مُراد محبّتِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ، ض سے مُراد ضَمانِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ، اَلِف سے امانِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ، ن سے نُورِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ۔اور رَمَضان میں 5 عِبادات خَصُوصی ہوتی ہیں۔روزہ، تَراویح، تِلاوتِ قُرآن، اِعتِکاف، شَبِ قَدْر میں عبادات۔تَو جو کوئی صِدْقِ دِل سے یہ 5 عِبادات کرے، وہ اُن 5 اِنعاموں کا مُستَحِق ہے۔(تفسیر نعیمی ج۲ص۲۰۸، فیضانِ سنت، ص:۸۶۳)

آگیا رمضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو
فیض لے لو جلد یہ دن تیس کا مہمان ہے

(وسائلِ بخشش، ص۷۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِعتکاف کی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ المُبارَک کی بَرَکتوں سے کَماحَقُّہٗ فائدہ اُٹھانے کیلئے اس مہینے میں اِعْتکاف کرلینا چاہیے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ماہِ رَمَضان کا پُورا مہینا بھی اعتِکاف فرمایاہے، خاص طور پر آخِری 10 دِن کا بہُت زِیادہ اِہتِمام فرماتے۔ ایک بار کسی خاص عُذر کے تحت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَمَضانُ الْمبارَک میں اِعْتِکاف نہ کرسکے تو شَوّالُ الْمُکَرَّم کے آخِری عَشرہ میں اِعْتِکاف فرمایا۔(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۷۱ حدیث ۲۰۳۱) اسی طرح ایک مرتبہ سفر کی وَجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اعتِکاف رہ گیا تو اگلے رَمَضان شریف میں 20 دن کا اعتِکاف فرمایا۔(جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۲ حدیث ۸۰۳) یُوں تو اِعْتِکاف کے بے شُمار فضائل ہیں مگر عُشّاق کیلئے تو اتنی ہی بات کافی ہے کہ آخِری عَشَرے کا اِعْتِکاف سُنَّت ہے۔یہ تصوُّر ہی ذَوق اَفْزا ہے کہ ہمارے پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک پیاری پیاری سُنَّت اَدا کررہے ہیں۔اِعْتِکاف کا ایک بہت بڑا فائدہ

یہ بھی ہے کہ جتنے دن مُسلمان اِعْتِکاف میں رہے گا، گناہوں سے بچارہے گا اور جو گُناہ وہ باہَر رہ کر کرتا تھا، اُن سے محفوظ رہے گا۔ لیکن یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمت ہے کہ باہَر رہ کر جو نیکیاں وہ کیا کرتا تھا، اِعْتِکاف کی حالت میں اگرچِہ وہ ان کو اَنْجام نہ دے سکے گا مگر پھر بھی وہ اس کے نامۂ اعمال میں بدَسْتُور لکھی جاتی رہیں گی اور اسے ان کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ جیسا کہ

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اِعتِکاف کرنے والا گُناہوں سے بچا رہتا ہے اوراس کیلئے تمام نیکیاں لکھی جاتی ہیں، جیسے ان کے کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔"(ابنِ ماجه ج ۲ ص ۳۶۵ حدیث ۱۷۸۱) حَضْرتِ سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مُعْتَکِف کو ہر روز ایک حج کا ثواب ملتاہے۔ (شعب الایمان، ج۳، ص ۴۲۵، الحدیث ۳۹۶۸) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی رَمضان شریف میں اِعْتکاف کی برکتیں لُوٹنے کی سَعادَت عَطافرمائے۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح رَمَضانُ الْمُبارَک میں نیک اَعْمال کرنا بہت بڑی سَعادت ہے، اسی طرح گُناہ کرنا بھی بہت بڑے خَسارے کا باعث ہے، ہونا تو یہ چاہیے کہ اس ماہ میں خُوب عبادت کر کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کیا جائے، مگر اَفْسوس بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں، جو اس مہینے میں گُناہوں سے باز نہیں آتے، نہ انہیں نمازوں کا خیال ہوتا ہے نہ روزوں کا پاس ہوتا ہے بلکہ اس مُقدَّس ماہ میں بھی فلموں، ڈراموں، جُھوٹ، غیبت، چُغلی اور نہ جانے کیسے کیسے گُناہوں میں مبتلا رہتے ہیں، اسی طرح رَمَضانُ الْمبارَک کی پاکیزہ راتوں میں کئی نوجوان محلّے میں کرکٹ، فُٹ بال وغیرہ کھیل کھیلتے، خُوب شور مچاتے ہیں اور اِس طرح یہ لوگ خُود تو عِبادت سے محروم رَہتے ہی ہیں، دوسروں کیلئے بھی پریشانی کا باعِث بنتے ہیں۔ نہ تو خُود عِبادت کرتے ہیں نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔ اِس قِسْم کے

کھیل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافِل کرنے والے ہیں۔ نیک لوگ تو اِن کھیلوں سے سَدا دُور ہی رہتے ہیں۔ خُود کھیلنا تو دَرکنار ایسے کھیل تماشے دیکھتے بھی نہیں بلکہ اِس قِسم کے کھیلوں کا آنکھوں دیکھا حال (COMMENTARY) بھی نہیں سُنتے۔ لہٰذا اِن حَرکات سے ہمیشہ بچنا چاہیے اور خُصُوصاً رَمَضانُ الْمبارَک کے بابَرَکت لَمحات تو ہرگز ہرگز اِس طرح برباد نہیں کرنے چاہئیں۔ (فیضانِ سُنَّت، ص:۹۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمُبارَک کا تقدُّس پامال کرنے والوں کے مُتعلِّق کتنی سخت وعید وارِد ہوئی ہے، آیئے سُنئے اور عبرت سے سر دُھنئے۔ چُنانچہ

رمضان میں گناہ کرنے والا

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ ھانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، دو جہاں کے سلطان، شَہَنشاہِ کون و مکان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عِبرت نشان ہے، "میری اُمّت ذلیل و رُسوا نہ ہو گی جب تک وہ ماہِ رَمَضان کا حق اَدا کرتی رہے گی۔" عرض کی گئی، یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَمَضان کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذلیل و رُسوا ہونا کیا ہے؟ فرمایا، "اِس ماہ میں ان کا حَرام کاموں کا کرنا، پھر فرمایا، جس نے اِس ماہ میں بدکاری کی یا شَراب پی تو اگلے رَمَضان تک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور جتنے آسمانی فِرِشتے ہیں سب اُس پر لَعْنت کرتے ہیں۔ پس اگر یہ شخص اگلے ماہِ رَمَضان کو پانے سے پہلے ہی مر گیا تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہو گی جو اسے جہنّم کی آگ سے بچا سکے۔ پس تم ماہِ رَمَضان کے مُعامَلے میں ڈرو، کیونکہ جس طرح اِس ماہ میں اور مہینوں کے مُقابلے میں نیکیاں بڑھا دی جاتی ہیں اِسی طرح گُناہوں کا بھی مُعامَلہ ہے۔" (المعجم الصغیر للطبرانی، ص: ۲۴۷، فیضانِ سنت، ص: ۹۱۹)

تُوبُوا اِلَی اللہ! **اَسْتَغْفِرُ اللہ**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

ناقدرو خبردار!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ رَمَضانُ الْمُبارَک کا تَقَدُّس پامال کرنے والوں کو اس حدیثِ پاک میں کس قدر جھنجھوڑا گیا ہے، لِہٰذا لَرز اُٹھئے! اور ماہِ رَمَضان کی ناقدری سے بچنے کا خُصُوصیَّت کے ساتھ سامان کیجئے۔ اگر ہم ذِلَّت ورُسوائی سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں رَمضان کا اَدَب واِحتِرام بجالانا ہو گا، اس ماہِ مُبارَک میں دوسرے مہینوں کے مُقابَلے میں جس طرح نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں، اِسی طرح دیگر مہینوں کے مُقابَلے میں گُناہوں کی ہَلاکت خَیزیاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ ماہِ رَمَضان میں شراب پینے والا اور بدکاری کرنے والا تو ایسا بدنصیب ہے کہ آئندہ رَمَضان سے پہلے پہلے مَر گیا تو اب اس کے پاس کوئی نیکی ایسی نہ ہو گی جو اسے جہنَّم کی آگ سے بچا سکے۔ یاد رہے! آنکھوں کیلئے بد نگاہی اور اَجْنَبِیّہ (یا شہوت کے ساتھ اَمْرَد کے) چُھونے کو بدکاری کہا گیا ہے، لِہٰذا خبر دار! خبر دار! خبر دار! ماہِ رَمَضان میں بالخُصُوص اپنے آپ کو بد نِگاہی اور اَمْرَد بِینی سے بچایئے۔ حتَّی الامکان "آنکھوں کا قُفلِ مدینہ" لگایئے یعنی نگاہیں نیچی رکھنے کی بھرپُور سَعی فرمایئے۔ آہ! صد ہزار آہ! بسا اَوقات نَمازی اور روزہ دار بھی ماہِ رَمَضان کی بے حُرمتی کر کے قَہرِ قہّار اور غضبِ جبّار کا شِکار ہو کر عذابِ نار میں گِرِفتار ہو جاتے ہیں۔

دل پر سیاہ نُقطہ

حدیثِ مُبارَک میں آتا ہے، "جب کوئی اِنْسان گُناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پر ایک سِیاہ نُقطہ بن جاتا ہے، جب دوسری بار گُناہ کرتا ہے تو دُوسرا سِیاہ نُقطہ بنتا ہے، یہاں تک کہ اُس کا دِل سِیاہ ہو جاتا ہے۔ نتیجۃً بَھلائی کی بات اُس کے دِل پر اَثْر انداز نہیں ہوتی۔" (اَلدُّرُّ الْمَنْثُور ج۸ ص۴۴۶) اب ظاہِر ہے کہ جس کا دِل ہی زَنگ آلُود اور سِیاہ ہو چُکا ہو، اُس پر بَھلائی کی بات اور نصیحت کہاں اَثر کرے گی؟ ماہِ رَمَضان ہو یا غیرِ رَمَضان ایسے اِنْسان کا گُناہوں سے باز و بیزار رہنا نِہایت ہی دُشْوار ہو جاتا ہے۔ اُس کا دِل نیکی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔ اگر وہ نیکی کی طرف آ بھی گیا تو بسا اَوقات اُس کا جی اِسی سِیاہی کے سبب نیکی

میں نہیں لگتا اور وہ سُنّتوں بھرے مَدَنی ماحَول سے بھاگنے ہی کی تدبیریں سوچتا ہے۔ اُس کا نَفْس اُسے لمبی اُمّیدیں دِلاتا، غَفْلت اُسے گھیر لیتی اور وہ بد نصیب سُنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے دُور جا پڑتا ہے۔ ماہِ رَمَضان کی مُبارَک ساعَتیں بلکہ بَسا اَوْقات پُوری پُوری راتیں ایسا شخص، کھیل کُود، گانے باجے، تاش وشَطرنج، گپ شپ وغیرہ میں برباد کرتا ہے۔

گُنہ لمحہ بہ لمحہ ہائے! اب بڑھتے ہی جاتے ہیں
نہیں پر اس پہ ہائے کچھ ندامت یارسولَ اللہ
گُنہ کر کر کے ہائے! ہو گیا دل سخت پتھر سے
کروں کس سے کہاں جا کر شکایت یارسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص۳۲۸)

دل کی سیاہی کا علاج:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس سِیاہ قَلبی کا عِلاج ضَروری ہے اور اِس کے عِلاج کا ایک مُؤَثِّر ذَرِیْعہ پیرِ کامِل بھی ہے یعنی کسی ایسے بُزرگ کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا جائے جو پرہیز گار اور مُتَّبِعِ سُنَّت ہو، جس کی زِیارت خُدا و مُصْطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد دِلائے، جس کی باتیں صَلٰوۃ وسُنَّت کا شَوق اُبھارنے والی ہوں، جس کی صُحبت موت وآخِرت کی تیّاری کا جذبہ بڑھاتی ہو۔ اگر ایسا پیرِ کامِل مُیَسَّر آجائے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دل کی سِیاہی کا ضَرور عِلاج ہو جائے گا۔ (فیضانِ سنت، ص: ۹۲۰) اور یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم ہے! کہ وہ ہر دَور میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کی اِصْلاح کے لیے اپنے اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام ضَرور پیدا فرماتا ہے۔ جو اپنی مومنانہ حِکمت وفَراست کے ذَرِیْعے لوگوں کو یہ ذِہْن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** (اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ) فی زمانہ مُرشدِ کامل کی ایک مثال شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ

دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مَوْلَانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه ہیں ، جن کی نگاہِ ولایت نے لاکھوں مُسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی زِنْدگیوں میں مَدَنی اِنْقلاب بَرپا کر دیا۔ جو اسلامی بھائی کسی کے مُرید نہ ہوں اُن کی خِدمت میں مشورتاً عرض ہے ! کہ اپنی دنیاو آخرت کی بہتری کے لئے اس زمانے کے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضویہ کے عظیم بُزرگ اور عظیم علمی ورُوحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کے مُرید ہو جائیں۔ یقیناً مُرید ہونے میں نُقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں،دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَاللّٰه عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔ کیا خَبر کہ کب ان کی ایک نظر ہم پر پڑ جائے اور ہمارے ظاہر و باطن کے سب میل اور قلب و فکر کی تمام سیاہیاں دھوڈالے۔

یاد رکھیۓ! کسی شخص کو ہمہ وَقت گُناہوں میں مبتلا رہتا دیکھ کر اس کے بارے میں ہر گز ہر گز یہ کہنے کی اِجازت نہیں ہو گی کہ اس کے دِل پر مُہر لگ گئی یا اُس کا دل سِیاہ ہو گیا، جبھی نیکی کی دعوت اس پر اثر نہیں کرتی۔ یقیناً اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس بات پر قادِر ہے کہ اُسے توبہ کی توفیق عَطا فرمادے جس سے وہ راہِ راسْت پر آجائے۔ اس لیے کسی کی ٹوہ میں پڑنے کے بَجائے اپنے ظاہِر و باطن کو سنوارنے کی کوشش کی جائے۔ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ ہمارے دِل کی سِیاہی کو دُور فرمائے۔ امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم۔

اُٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گُناہ کی جانب
عَطا کرم سے ہو ایسی مجھے حَیا یاربّ!
کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور
سُنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یارَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص ۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمضان میں گُناہ کرنے کے حوالے سے ایک عِبرت انگیز حِکایت سُنئے اور خوفِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ سے لَرزیئے! خاص کر وہ لوگ اِس حِکایت سے دَرسِ عِبْرت حاصِل کریں

جو روزہ رکھنے کے باوُجُود تاش، شَطرَنج، لُڈّو، وِیڈیو گیمز، فِلمیں ڈِرامے، گانے باجے وغیرہ وغیرہ بُرائیوں سے باز نہیں رہتے۔ چُنانچِہ

قبر کا بھیانک منظر!

مَنْقُول ہے، ایک بار امیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا (کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) زِیارتِ قُبُور کے لئے کُوفہ کے قَبرِستان تشریف لے گئے، وہاں ایک تازہ قَبر پر نظر پڑی۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو اُس کے حالات معلوم کرنے کی خواہِش ہوئی۔ چُنانچِہ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض گُزار ہوئے، "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مَیِّت کے حالات مجھ پر مُنْکَشِف (یعنی ظاہِر) فرما۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کی اِلتِجا فوراً مَسْمُوع ہوئی (یعنی سُنی گئی) اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے اور اُس مُردے کے دَرمیان جتنے پردے حائل تھے تمام اُٹھادیئے گئے۔ اب ایک قَبر کا بھیانک مَنْظر آپ کے سامنے تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مُردہ آگ کی لَپیٹ میں ہے اور رو رو کر آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے اِس طرح فریاد کر رہا ہے: **یَا عَلِیُّ! اَنَا غَرِیْقٌ فِی النَّارِ وَحَرِیْقٌ فِی النَّارِ** یعنی یا علی! کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔ قَبْر کے دَہشتناک مَنْظر اور مُردے کی دَردناک پُکار نے حیدرِ کرّار کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو بے قَرار کر دیا۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اپنے رَحمت والے پروَردگار عَزَّوَجَلَّ کے دَربار میں ہاتھ اُٹھادیئے اور نہایت ہی عاجِزی کے ساتھ اُس مَیِّت کی بَخشِش کیلئے دَرخواست پیش کی۔ غیب سے آواز آئی، "اے علی (کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم)! آپ (کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) اِس کی سِفارش نہ ہی فرمائیں کیوں کہ روزے رکھنے کے باوُجُود یہ شخص رَمضانُ الْمُبارَک کی بے حُرمتی کرتا، رَمضانُ الْمُبارَک میں بھی گُناہوں سے باز نہ آتا تھا۔ دن کو روزے تَور کھ لیتا مگر راتوں کو گُناہوں میں مُبْتَلا رہتا تھا۔ مَولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم یہ سُن کر اور بھی رَنْجِیْدہ ہوگئے اور سَجدے میں گِر کر رو رو کر عرض کرنے لگے، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اِس بندے نے بڑی اُمّید

کے ساتھ مجھے پُکارا ہے ، میرے مالِک عَزَّوَجَلَّ! تُو مجھے اِس کے آگے رُسوا نہ فرما، اِس کی بے بَسی پر رَحْم فرمادے اور اِس بیچارے کو بَخش دے۔ حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم رورو کر مُناجات کررہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کا دَریا جوش میں آگیا اور نِدا آئی، اے علی! (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) ہم نے تمہاری شِکستہ دِلی کے سَبَب اِسے بخش دیا۔ چُنانچِہ اُس مُردے پر سے عذاب اُٹھالیا گیا۔ (انیسُ الْواعِظین ص ۲۵، فیضانِ سنت، ص: ۹۲۲)

مغْفِرت کروایئے جنّت میں لے کے جایئے
واسطہ حسنین کا مولیٰ علی مُشکل کُشا

(وسائلِ بخشش، ص: ۵۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت میں ہمارے لئے عِبْرت کے بے شُمار مَدَنی پُھول ہیں۔ زِنْدہ انسان خُوب بُھدَکتا ہے مگر جب موت کا شکار ہو کر قَبْر میں اُتار دیا جاتا ہے، اُس وقت آنکھیں بند ہونے کے بَجائے حقیقت میں کُھل چکی ہوتی ہیں۔ اچّھے اَعْمال اور راہِ خُدائے ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ میں دیا ہوا مال تو کام آتا ہے مگر جو کچھ دَھن دولت پیچھے چھوڑ آتا ہے اُس میں بھلائی کا اِمکان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے ۔وُرثاء سے یہ اُمّید کم ہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے مرحوم عزیز کی آخِرت کی بہتری کیلئے مالِ کثیر خرچ کریں۔

روزے میں وَقت "پاس" کرنے کے لیے۔۔۔۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کافی نادان ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں جو اگرچِہ روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر پھر ان بے چاروں کا وَقت "پاس" نہیں ہوتا۔ لِہٰذا وہ بھی اِحتِرامِ رَمَضان شریف کو ایک طرف رکھ کر حَرام وناجائز کاموں کا سَہارا لے کر وَقت "پاس" کرتے ہیں اور یُوں رَمَضان شریف میں شَطْرَنج، تاش، لُڈّو، گانے باجے، وغیرہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ یادرکھئے! شَطْرنج اور تاش وغیرہ پر کسی قِسم کی بازی یا شَرط نہ بھی لگائی جائے تب بھی یہ کھیل ناجائز ہیں۔ بلکہ تاش میں چُونکہ جانداروں کی تصویریں

بھی ہوتی ہیں ،اِس لئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تاش کھیلنے کو مُطلقاً حرام لکھا ہے۔ چنانچِہ فرماتے ہیں، گَنْجِفہ (پتّوں کے ذَرِیعے کھیلے جانے والے ایک کھیل کا نام اور) تاش حرامِ مُطْلَق ہیں کہ ان میں علاوہ لَھْو ولَعِب کے تصویروں کی تعظیم ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۱۴۱، فیضانِ سنت، ص:۷ ۹۲) اسی طرح شَطْرَنْج کھیلنا بھی ناجائز ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص: ۵۱۱)

کتاب کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمبارَک کے مُقدَّس لَمحات کو فُضُولیات و خُرافات میں برباد ہونے سے بچایئے! زِنْدگی بے حد مُخْتَصر ہے اِس کو غنیمت جانئے، تاش کی گڈّیوں اور فِلمی گانوں اور طرح طرح کے گناہوں میں وقت برباد کرنے کے بجائے تلاوتِ قُرآن اور ذِکر و دُرُود میں وَقت گُزارنے کی کوشِش فرمایئے اور اس مہینے کی مُناسَبَت سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ''فیضانِ رمضان'' کا مُطالَعہ بھی بہت مُفید ہے کہ اس کتاب میں رَمَضانُ الْمبارَک کے تقریباً تمام اَہم مَسائل مثلاً نماز، روزہ، تراویح، اِعْتکاف اور عیدُ الفِطر سے مُتَعَلِّق کثیر مَعْلُومات کے ساتھ ساتھ بے شُمار مدنی پُھول بھی اپنی خُوشبوئیں لُٹا رہے ہیں۔ آپ بھی اس کتاب کا مُطالَعہ کرنے کی نِیَّت فرمالیجئے۔ اُردو کے عِلاوہ بھی دُنیا کی مُختلف زبانوں میں اس کتاب کا ترجمہ ہو چُکا ہے۔

مجلسِ تراجم کا تعارُف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی سوچ و فکر کو ساری دُنیا میں عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کا ایک شُعْبہ **''مجلسِ تَراجِم''** بھی ہے جو امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب و رَسائل کا مُختلف زَبانوں میں تَرجمہ کرنے کی خِدمت سَر اَنْجام دے رہا ہے تاکہ اُردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دُنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی فیض یاب ہو سکیں اوران کا بھی یہ مدنی ذِہن بن جائے کہ **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنی**

ہے۔اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ چُنانچہ ،اِنْتہائی قلیل عرصے میں اب تک اس مجلس کے تحت دُنیا کی مختلف زَبانوں میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی بہت سی تَصانیف کا تَرجمہ ہو چُکا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا خُود بھی مُطالَعہ کریں اوراپنے دوست، اَحْباب کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلائیں، ہوسکے تو تحفۃً بھی پیش کریں۔ دُنیاکے کھیل تماشوں میں وَقْت برباد کرنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضاوخُوشنودی پانے کیلئے زِیادہ سے زِیادہ نیک اَعْمال کریں۔ کیونکہ ہمیں یہ زِنْدگی کھیل کُود اور تَفْریح کے لئے نہیں بلکہ ایسے کام کرنے کیلئے دی گئی ہے جن کی بجا آوری سے رِضائے رَبُّ الاَنام حاصِل ہو۔ چُنانچہ،

فرمانِ مُصْطَفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: بے شک دُنیا میٹھی اور سَرسَبْز ہے اور اللہ تعالیٰ اس (دُنیا) کی تم کو خِلافت دینے والا ہے پس دیکھتا ہے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ (ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب فتنۃ النساء، ج ۴ ص ۳۷۵ حدیث ۴۰۰۰)

پس یاد رکھئے! موت کے بعد ہر شخص اپنی کرنی کا پھل پائے گا، اگر دُنیامیں اچھے اَعمال کئے ہوں گے تو اس کی جَزاپائے گا اوراگر خُدانخواستہ نَفْس وشیطان کے بہکاوے میں آکر زِنْدگی گُناہوں میں بَسر کی تو جہنّم کی سَزا کا مُستَحِق ٹھہرے گا۔ جیسا کہ پارہ 30 سُوْرَۃُ الزِّلْزَال کی آیت نمبر 7 اور 8 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ﴿۷﴾ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ﴿۸﴾	تَرجَمۂ کنز الایمان: توجو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔

یقیناً عقل مَنْد وہی ہے جس کے دل ودِماغ میں گُناہوں کی تباہ کاریاں راسخ ہوں اور وہ خُود کو نہ صِرف ان سے بچائے بلکہ نیکیاں کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کرے، مگر اَفْسوس! صد اَفسوس! دین سے دُوری اور اِسْلامی مَعْلُومات کی کمی کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ چہار جانب گُناہوں کا بازار گرم ہے، جس طرف نظر اُٹھایئے بے عَمَلی وبے راہ رَوی کا دَور دورہ ہے، حالانکہ اَحْکامِ خُداوَنْدی

سے مُنہ موڑنے کا نتیجہ سِوائے تَباہی وبَربادی کے کچھ نہیں ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی یا گُناہ کے دونوں راستے ہمارے سامنے ہیں، اب فیصلہ ہم نے خُود ہی کرنا ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں؟ فرمانبرداری کے راستے پر چلتے ہوئے رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کی خُوشی مطلوب ہے یا گُناہوں کے دَلْدَل میں دَھنس کر اس کی ناراضی چاہتے ہیں؟ یاد رکھئے! نیکی کے راستے پر چلیں گے تو رِضائے رَبُّ الْاَنام کے ساتھ ساتھ بے شُمار برکتوں سے بھی نوازے جائیں گے اور اگر گُناہ و نافرمانی کے راستے کو اَپنائیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لَعْنَت کا طوق مُقدّر بن سکتا ہے۔ چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا وہب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل سے فرمایا: بندہ جب میری اِطاعت کرتا ہے تو میں اس سے راضی ہو جاتا ہوں اور جب میں اس سے راضی ہو جاتا ہوں تو اسے بَرَکتیں عطا فرماتا ہوں۔ (بعض رِوایتوں میں ہے کہ میری بَرَکت کی کوئی اِنْتِہا نہیں) اور جب بندہ میری نافرمانی کرتا ہے تو میں اس سے ناراض ہو جاتا ہوں اور جب میں اُس سے ناراض ہوتا ہوں تو اس پر لَعْنَت فرماتا ہوں اور میری لَعْنَت اس کی سات پُشتوں تک پہنچتی ہے (الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، خاتمہ فی التحذیر۔۔ الخ، ج۱ص۲۸) اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ ہم اس بات سے پناہ مانگتے ہیں کہ ہمارا شُمار ان لوگوں میں ہو جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لَعْنَت فرمائی ہے۔

تُو بس رہنا سَدا راضی نہیں ہے تابِ ناراضی
تُو ناخُوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مَوْلٰی
(وسائلِ بخشش، ص:۹۸)

بنی اسرائیل پر مختلف عذابوں کا سبب!

مروی ہے کہ جب حضرت سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عرض کی گئی: کیا بنی اسرائیل نے اپنا دین چھوڑ دیا تھا جس کی وَجہ سے انہیں مُختلف قسم کے دَرْدناک عذابوں میں مُبتلا کیا گیا مثلاً ان کی

صُورتیں بگاڑ کر انہیں بندر و خنزیر بنادیا گیا اور اپنے آپ کو قَتْل کرنے کا حکم دیا گیا؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرْشاد فرمایا: نہیں! بلکہ جب انہیں کسی چیز کا حکم دیا جاتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب کسی کام سے روکا جاتا تو (اَنْجام کی پرواکئے بغیر) اسے کر گزرتے یہاں تک کہ وہ اپنے دِین سے اس طرح نِکل گئے جیسے آدمی اپنی قمیص سے نِکل جاتا ہے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، خاتمۃ فی التحذیر۔۔الخ، ج ۱ ص ۲۶)

معلوم ہوا! گُناہوں کے سبب اِیمان برباد ہوسکتا ہے اور یقیناً ایک مُسلمان کے لئے ایمان کے چِھن جانے سے بڑی کوئی بربادی ہو ہی نہیں سکتی، لہٰذا فوراً گُناہوں سے توبہ کرکے قرآن وسُنَّت کے اَحْکامات پر عمل کو اپنا معمول بنالیجئے۔ ذرا سوچئے تو سہی! اگر یُوں ہی گُناہ کرتے کرتے قَبْر میں اُتر گئے اور ہم پر عذاب مُسلَّط کر دیا گیا تو ہم کیا کریں گے؟ اگر سانپ بچھوؤں نے کفن پھاڑ کر ہمارے جسم پر قبضہ جمالیا تو کہاں جائیں گے؟ قَبْر کی دیواریں ملنے سے ہماری پَسلیاں ٹُوٹ پُھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو گئیں تو کیسی شدید تکلیف ہوگی؟ ایک پتھر کی چوٹ تو برداشت ہوتی نہیں، اگر فرشتوں نے ہتھوڑے برسانے شُروع کر دیئے تو ان نازُک ہڈیوں کا کیا بنے گا؟ گُناہوں کے سبب رَبّ عَزَّ وَجَلَّ کی ناراضی کی صُورت میں ہونے والے ان عذابات کو ذرا تَصَوُّر میں تو لایئے . . . اور پھر فیصلہ کیجئے کہ ہمارا گُناہوں سے بچنا آسان ہے یا ان عذابات کو سہنا۔۔! یقیناً ہم میں سے کوئی بھی ان عذابوں کی تاب نہیں رکھتا تو آیئے! ابھی وَقْت ہے توبہ کر لیجئے خُود کو گُناہوں سے بچاتے ہوئے رَبّ عَزَّ وَجَلَّ کی اِطاعت اور فرمانبرداری میں اَیامِ زِیْست (زِنْدگی کے اَیام) بَسر کیجئے کہ اسی میں کامیابی ہے۔

گُناہوں سے مجھے ہو جائے نَفْرت یارَسُوْلَ اللہ
نِکل جائے بُری ہر ایک خَصلت یارَسُوْلَ اللہ
کمر اعمالِ بد نے ہائے میری توڑ کر رکھ دی
تَباہی سے بچالو جانِ رحمت یارَسُوْلَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گناہوں کے دس (10) نُقصان:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً گُناہوں سے کبھی بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ اس میں نُقصان ہی نُقصان ہے اور گُناہوں میں کس قدر نحوست ہے اس کی تباہی وبَربادی کا اَندازہ اس بات سے لگایئے۔ چُنانچہ

اَمِیْرُ الْمُومنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان سے ہر گز دھوکے میں نہ پڑنا:

تَرْجَمۂ کنز الایمان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں اور جو بُرائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اس کے برابر۔	مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤی اِلَّا مِثْلَهَا (پ۸، الانعام: ۱۶۰)

کیونکہ گُناہ اگرچہ ایک ہی ہو اپنے ساتھ دس (10) بُری خصلتیں لے کر آتا ہے: (1) جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو غَضَب دِلاتا ہے اور وہ اُسے پُورا کرنے پر قُدرت رکھتا ہے (2) وہ (یعنی گناہ کرنے والا) ابلیس ملعون کو خُوش کرتا ہے (3) جنّت سے دُور ہو جاتا ہے (4) جہنّم کے قریب آجاتا ہے (5) وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے (6) وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے (7) اَعمال لکھنے والے فرشتوں یعنی کِراماً کاتبین کو اِیذا دیتا ہے (8) وہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روضۂ مُبارَکہ میں رَنجیدہ کر دیتا ہے۔ (9) زمین وآسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنالیتا ہے (10) وہ تمام انسانوں سے خیانت اور رَبُّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے۔

(بحر الدموع، الفصل الثانی عواقب المعصیة، ص: ۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں سے آخرت کانُقصان اور عذابِ جہنّم کی سزاؤں اور قَبْر میں قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا ہوناتو ہر شخص جانتا ہے مگر یادر کھئے! گُناہوں کی نحوست سے آدمی کو دُنیامیں بھی طرح طرح کے نُقصانات پہنچتے رہتے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:(۱)روزی کم ہو جانا (۲)بلاؤں کا ہجوم (۳)عُمر گھٹ جانا(۴)دل میں اور بعض مرتبہ تمام بدن میں اچانک کمزوری پیدا ہو کر صحت خراب ہو جانا(۵)عبادتوں سے محروم ہو جانا(۶)عقل میں فتور پیدا ہو جانا(۷)لوگوں کی نظروں میں ذَلیل و خوار ہو جانا(۸)کھیتوں اور باغوں کی پیداوار میں کمی ہو جانا(۹)نعمتوں کا چھن جانا(۱۰)ہر وَقْت دل کا پریشان رہنا(۱۱)اچانک لاعلاج بیماریوں میں مبتلا ہو جانا(۱۲) اللہ تعالیٰ،اس کے فرشتوں، نبیوں اور نیک بندوں کی لَعْنتوں میں گرفتار ہو جانا(۱۳)چہرے سے ایمان کانُور نکل جانے سے چہرے کا بے رونق ہو جانا(۱۴)شَرم و غیرت کا جاتے رہنا(۱۵)ہر طرف سے ذِلّتوں، رُسوائیوں اور ناکامیوں کا ہجوم ہو جاناوغیرہ وغیرہ گُناہوں کی نحوست سے بڑے بڑے دُنیاوی نُقصان ہوا کرتے ہیں۔

(جنّتی زیور، ص:۱۴۳)

گُناہوں کی نحوست بڑھ رہی ہے دَم بدم مولیٰ!
میں توبہ پر نہیں رہ پا رہا ثابِت قدم مولیٰ!
گُناہوں نے مجھے ہائے! کہیں کا بھی نہیں چھوڑا
کرم ہو از طفیلِ سیّدِ عَرب و عجم مولیٰ!

(وسائلِ بخشش، ص۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اب مختصراً چند گُناہ اور ان کی نحوستیں اور ہلاکت خیزیاں سُنئے اور ان سے بچنے کا عزمِ مُصمَّم کیجئے۔ چُنانچہ ان میں سے ایک **جھوٹ** ہے۔ یہ وہ گندی عادت ہے کہ

دین و دُنیا میں جُھوٹے کا کہیں کوئی ٹھکانا نہیں۔ جھوٹا آدمی ہر جگہ ذَلیل وخوار ہوتا ہے اور ہر مجلس اور ہر انسان کے سامنے بے وقار اور بے اعتبار ہو جاتا ہے، رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "بندہ کامل مومن نہیں ہوتا جب تک مَذاق میں بھی جھوٹ بولنا اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑے، اگرچہ سچا ہو۔" "المسند"للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ۸۶۳۸، ج۳، ص۲۶۸) اسی طرح **غیبت** کی نحوست میں سے ہے کہ یہ بُرے خاتمے کا سبب ہے، بکثرت غیبت کرنے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی، غیبت سے نَماز روزے کی نُورانیَّت چلی جاتی ہے، غیبت کی نحوست کا اَندازہ اس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بھی لگایا جاسکتا ہے: اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت بدکاری سے بڑا گناہ ہے۔(الترغیب والترہیب، ج۳، ص۳۳۱، حدیث: ۲۴) اسی طرح **چغلی** کے سبب بھی گھروں کی بربادی، آپس میں رنجشیں اور بغض وکینہ پرورش پاتا ہے نیز ایسے شخص کو اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی پسند نہیں فرماتا، حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے وہ ہیں جنہیں دیکھیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بُرے بندے وہ ہیں جو چُغل خوری کرتے، دوستوں میں جدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں(مسند احمد، ۶/ ۲۹۱، حدیث ۱۸۰۲۰) چغلی کی طرح **گالی گلوچ** سے بھی فتنہ وفساد جنم لیتے مثلاً آپس میں نفرتیں جنم لیتی ہیں، خون ریزیاں، لڑائیاں اور بہت سی تباہ کاریاں رونما ہوتی ہیں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "مسلمان کو گالی دینا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔" (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، ، ج۳، ص۳۷۷، الحدیث: ۴۳۶۳) اسی طرح **حسد** بھی نہایت بری خصلت اور گناہِ عظیم ہے حاسد کی ساری زِندگی جلن اور گھٹن کی آگ میں جلتی رہتی ہے اور اسے چین وسکون نصیب نہیں ہوتا، حسد نیکیوں کو اس طرح کھاجاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ یونہی تکبُّر کو دیکھا جائے تو اس کے سبب **اللہ** ورسول عَزَّ وَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی، مخلوق کی بیزاری، میدانِ محشر میں ذلّت ورُسوائی، رَبّ کی رحمت اور اِنعاماتِ جنّت سے محرومی اور جہنّم کا حقدار بننے جیسے بڑے بڑے نُقْصانات کا سامنا ہوسکتا ہے۔ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی

تَکَبُّر ہو گا وہ جنّت میں داخل نہ ہو گا۔"(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، الحدیث:۱۴۷، ص ۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے یہ گُناہ مُعاشرے میں کیسی کیسی بُرائیوں کو جنم دیتے ہیں۔ لہٰذا گُناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس سے بچنے ہی میں عافیت ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا بلال بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: گُناہ کے چھوٹا ہونے کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کر رہے ہو۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، خاتمۃ فی التحذیر۔۔۔الخ، ۱ /۲۷) لہٰذا اگر گُناہ کا اِرادہ کرتے وَقْت ہماری یہ مدنی سوچ بن جائے کہ میں جس رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کر رہا ہوں وہ تو مجھے ہر وَقْت ہر حال میں دیکھ رہا ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح کافی حد تک گُناہوں سے چھٹکارا نصیب ہو جائے گا۔ گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور چھٹکارا پانے کا ایک بہترین ذَرِیْعہ کسی اچھے ماحول سے وابستہ ہونا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے اس پُرفِتَن دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت ہے۔ آپ بھی اس مہکے مہکے مُشکبار مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے رَمَضانُ الْمُبارَک کی بہاریں، رَمَضان میں گُناہ کرنے کی سزاؤں اور گُناہوں کی نحوستوں کے مُتَعَلِّق سُنا کہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں گُناہ کرنے والے اور اس کا تَقَدُّس پامال کرنے والوں کو حدیث میں ذَلیل و رُسوا ہونے کی وعید سُنائی گئی ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ گُناہوں کی نحوست سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور دُنیا و آخرت کی بَربادی انسان کا مُقَدَّر ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ گُناہوں سے بچتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے والے کاموں میں مشغول ہو جائیں تا کہ دُنیا و آخرت کی اَبدی و سَرمدی نِعْمتوں سے مُسْتَفِیْض ہو سکیں۔

12 مدنی کاموں میں حصّہ لیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ایک ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں مصروف ہو جانا بھی ہے

اعتکاف کی ترغیب:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك کی برکتوں کے تو کیا کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ چُنانچہ اس ماہ میں نیکیاں بڑھانے اور خُود کو گُناہوں سے بچانے اور خُوب خُوب علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذَریعہ پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کا اِعتِکاف بھی ہے اور اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگائیے کہ اُمّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شَفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا، اس کے پچھلے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (جامع صغیر ص۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر سال ورنہ زِندگی میں کم اَز کم ایک بار تو پورے ماہِ رَمضان المبارَک کا اِعتِکاف کر ہی لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے ہر وقت کمر بَستہ رہتے تھے اور خصُوصاً رَمضان شریف میں عبادت کا خُوب ہی اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمضان ہی میں شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار پورے ماہِ مبارَک کا اعتِکاف فرمایا۔ اور یُوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بہُت بڑی سَعادت ہے اور مُعتکِف کی تو کیا بات ہے کہ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغِل سے فارِغ کر کے مسجِد میں ڈیرے

ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، "اعتکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّيَّةً (یعنی مکمّل طور پر) اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مُنْہمِک کر دیتا ہے اوران تمام مَشاغلِ دُنیا سے کنارہ کَش ہو جاتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتکِف کے تمام اَوْقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اعتِکاف کا مقصودِ اَصْلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتکِف ان (فرِشتوں) سے مُشابہَت رکھتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجا لاتے ہیں، اوران کے ساتھ مُشابہَت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رَہتے ہیں اوراس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دَورانِ اِعْتکاف کس قدر نیکیاں کرنے کے مَواقع ملتے ہیں۔ ہمیں بھی ہر سال نہ سہی کم اَز کم زندگی میں ایک بار اِس اَدائے مصطفٰے کو اَدا کرتے ہوئے پُورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك کا اِعْتِکاف کر ہی لینا چاہئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلانی چاہیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے سنت اعتکاف کی ترکیب ہو گی، پاکستان میں اس سال پورے ماہ کے اعتکاف کے لئے 126 مقامات کا ہدف ہے اور آخری عشرے کے اعتکاف کے لئے 4000 مقامات کا ہدف ہے، سب سے بڑا اعتکاف عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہو گا، جس میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی معتکف ہوں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرف اعتکاف کی بہاریں ہیں، آپ بھی ہمت کیجئے، اگر والدین، اہل و عیال وغیرہ کی حق تلفی نہیں ہوتی تو پورے ماہِ مبارک کا اعتکاف فرمالیجئے، وہ علمِ دین کا خزانہ آپ کے ہاتھ آئے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے، الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رمضان کے اعتکاف میں دُرست مخارج کے

ساتھ قرآن پڑھنا سکھایا جاتا ہے، پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مقبول دعائیں، نماز کی شرائط و فرائض اور مفسدات وغیرہ بھی سکھائے جاتے ہیں، مرحبا! ظہر کے بعد اور بعدِ تراویح علمِ دین کے رنگ برنگے مہکے مہکے مدنی پھول عطا ہوتے ہیں، امیر اہلسنّت کی جانب سے مدنی مذاکروں کی صورت میں، اللہ اللہ روزانہ مناجاتِ افطار میں عاشقانِ رسول، عاشقانِ رمضان کی پُرسوز اور رِقّت انگیز دعاؤں میں شمولیت کا موقع بھی ملتا ہے، اگر پورا ہی رمضان مسجد میں گزاریں تو کیا ہی بات ہے، اگر ایسا نہیں کرسکتے تو کم از کم آخری عشرۂ رمضان کی ترکیب تو بنا ہی لیجئے۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سنّتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِعتِکاف کی بَرَکت سے سارا خاندان مسلمان ہو گیا

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ کَلیان (مہاراشٹر، الھند) کی میمن مسجد میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۶ھ۔2005) میں ہونے والے اجتماعی اِعتکاف میں ایک نَو مسلم نے (جو کہ کچھ عرصہ قبل ایک مبلّغِ دعوت اسلامی کے ہاتھوں مسلمان ہوئے تھے) اِعتِکاف کی سعادت حاصل کی۔ سنّتوں بھرے بیانات، کیسیٹ اجتماعات اور سنّتوں بھرے حلقوں نے اُن پر خوب مَدَنی رنگ چڑھایا اِعتِکاف کی بَرَکت سے دین کی تبلیغ کے عظیم جذبے کا روشن چراغ ان کے ہاتھوں میں آگیا چونکہ ان کے گھر کے دیگر افراد ابھی تک کُفر کی اندھیری وادِیوں میں بھٹک رہے تھے چُنانچِہ اِعتِکاف سے فارِغ ہوتے ہی

اُنہوں نے اپنے گھر والوں پر کوشِش شُروع کردی، دعوتِ اسلامی کے مُبلّغین کو اپنے گھر بُلوا کر دعوتِ اسلام پیش کروائی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ والدین، دو بہنوں اور ایک بھائی پر مُشتمِل سارا خاندان مسلمان ہو کر سلسلہ عالیّہ قادریّہ رضویّہ میں داخِل ہو کر حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مُرید ہو گیا۔

ولولہ دیں کی تبلیغ کا پاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف

فضلِ ربّ سے زمانے پہ چھا جاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف

(فیضانِ رمضان ص1470)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فَضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے "چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نسبت سے جوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶)

(2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تا کہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا

اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج۴ ص۶۵ حدیث ۵۸۵۵) (4) مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (اَبُوداود، ج۴ ص۸۴ حدیث ۴۰۹۹) (6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مدنی پھول، ص۲۷)

سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعَالٰی عَلٰی محمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

شبِ جمعہ کا دُرُود: (1) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ٦٥)

(3) رحمت کے سَتّر دروازے صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص۲۷۷)

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللهِ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللهِ

حضرت احمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص۱۴۹)

(5) قُربِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذی

مرتبہ ہے ! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص۱۲۵)

(6)دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

(1)ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس دُرُود پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(2)ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

غَرائِبُ الْقُراٰن ص187 پر ایک رِوایَت نَقل کی گئی ہے کہ جو شخص رات میں یہ دُعاء 3 مرتبہ پڑھ لے گا تو اُس نے گویا شَبِ قَدْر کو پالیا۔ لہٰذا ہر رات اِس دُعاء کو پڑھ لینا چاہیئے۔

دُعا یہ ہے: **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم۔**

(یعنی خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے)

(فیضانِ سُنّت ج اوّل، ص1163، 1164)